كُونُوا قَوَّامِينَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ

اِستشارہ

باہتمام بابو منوہر لال بھارگو بی اے سپرنٹنڈنٹ

مطبع منشی نولکشور لکھنؤ میں چھپا

بخدمت شریف

جناب والا - یقیناً آپ کو اخبارات کے مطالعہ سے و نیز دیگر ذرائع سے
معلوم ہوا ہوگا کہ جوائنٹ سکرٹری شیعہ کانفرنس یعنی نواب مولوی محمد مہدی حسن صاحب کے طرز عمل
کے متعلق اکثر شکایات پبلک مین مشتہر ہوے جو ملاحظہ اخبار اتحاد مین ابتداے ۸ جون ۱۹۱۶ء
لغایتہ حال سے واضح ہونگے - اور جنکے لکھنے والے بعض جلیل القدر بزرگان مثل جناب راجہ
ابوالحسن خان صاحب تعلقدار بلہرہ ہین - اور جو جوابات اُسکی تردید مین شائع ہوے ہین وہ ملاحظہ
اخبار شیعہ کالج نیوز مین ابتداے ۲ جون ۱۹۱۶ء لغایتہ حال سے معلوم ہون گے - بادی النظر
مین اسوقت دو گروہ ہین ایک سید مجاہد حسین صاحب جو ہر اڈیٹر اخبار اتحاد اور اُنکے ہمخیال حضرات -
دوسرے گروہ مین نواب مولوی محمد مہدی حسن صاحب اور اُنکے مساعدین -

ایک حال کا واقعہ یہ ہے کہ ۳۰ جون کے جلسہ یادگار علما (جسمین اکثر حضرات علما شریک تھے)
ایک تحریر بدستخطی علماے کرام بنام نواب فتح علیخان صاحب قزلباش سکرٹری آل انڈیا شیعہ کانفرنس
مشتہر ہوئی جسکی بجنسہ نقل شامل کاغذات کیجاتی ہے - اس کاغذ کا نمبرا - ہے -
بروز عید اس کارروائی کے متعلق ایک پمفلٹ "اظہار حقیقت" کی سرخی سے منجانب نواب فتحعلیخان صاحب
شائع کیا گیا جسکی بجنسہ نقل براے ملاحظہ شامل ہذا ہی - اس کاغذ کا نمبر ۲ - ہے -
اس بھڑکتی ہوئی آگ کو فرو کرنے کے لیے چند ممبران مرکزی کمیٹی نے ایک خط بنام عالیجناب
سکرٹری صاحب بھیجا جسکی بجنسہ نقل درج ذیل ہے اور اسکا نمبر ۳ - ہے
اس خط کے بھیجنے کے بعد اخبار اتحاد کا پرچہ مورخہ یکم اگست ۱۹۱۶ء نظر سے گذرا جسمین اڈیٹر صاحب
اتحاد نے اُن علماے کرام کے نام ایک تحریر بھیجی ہے جو ۳۰ جون کی کارروائی مین شریک تھے
اور جن حضرات علما سے اسوقت تک جواب موصول ہوے ہین وہ درج ہین - اس کارروائی
کی نقل بجنسہ براے ملاحظہ شامل کاغذات ہے اسکا نمبر ۴ - ہے -
ہم خادمان قوم کو امید ہے کہ اکابران قوم و دیگر ممبران مرکزی کمیٹی شیعہ کانفرنس ازراہ قومی ہمدردی
ہمکو بعد تنقیدی نظر کے اپنے قیمتی مشوروں سے مستفید فرماینگے - چونکہ اسوقت یہ مسئلہ بسبب بیجا
فرقہ بندیون کے روز بروز اُلجھتا جاتا ہی جس سے قوم کی آیندہ ترقی معرض خطر مین ہی لہذا جملہ
اکابر قوم کا فرض اخلاقی ہے کہ وہ ایسی حالت مین تحقیق حقیقت کی کوشش فرماوین اور کام واقعات
پر آزادانہ نظر کر کے مسئلہ عزل و نصب جوائنٹ سکرٹری کیلیے اپنی مفید تجویز عنایت فرماوین و نیز یہ کہ ایسا

ذمّہ دار عہدہ کہ جس کے ہاتھ مین قوم کی بہبودیونکی باگ ہو۔ جو سکرٹیری کی صحیح قائمقامی کا اہل ہو کس قسم کا آدمی ہو سکتا ہے۔ فی الحال اسکی اصلاح کے تدابیر پر غور فرما کر جلد سے جلد مطلع فرمائین اور اِن تدابیر کو عملی صورت مین لانے کے لیے ہماری مدد فرما کر عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہون جملہ جوابات بنام سید محمد جعفر حسین عرف محمد صاحب بہار۔ تالاب گنگنی سکل لکھنؤ کے پتے سے عنایت ہون۔

خدمان قوم

مشک گنج

مرزا نور علی بیگ بقلم خود — اچھے مرزا بقلم خود — سید حامد حسین — مرزا مجن عفی عنہ قزلباش

مرزا آل حسین قزلباش — سید محمد رضا بقلم خود — ابو الحسن — سجاد حسین — سید نقی وزیر گنج

سید ابو القاسم لکھنؤ کربلائے دیانت الدولہ — سید اولاد حسین بقلم خود رئیس منزل حسین آباد

حیدر خان وزیر گنج — مرزا محمد باقر عرف پیارے مرزا اسٹورکیپر میونسپل بورڈ ولد نواب امیر مرزا خان صاحب مرحوم — حکیم مرزا محمد باقر حسین بقلم خود

سید محمد مہدی عرف مہدی خلف نواب محمد حسین خانصاحب — سید مکرم آغا خلف نواب محمد حسین خانصاحب

سید کاظم حسین بقلم خود — سید نظیر احمد عفی عنہ منشی فاضل — میر کاظم حسین ولد سید مہدی مرثیہ خوان

سید محمد حیدر ولد میر رضا حسین — شجاع الدین حیدر وثیقہ دار — محمد حسن علی بقلم خود عفی عنہ ولد محمد علی نقی

سید نظیر حسین — مرزا محمد لطافت علی خلف والا قدر مرزا محمد کاظم علی خان مرحوم

اکبر الشان مرزا محمد عسکری خلف اکبر شاہزادہ صاحب عالم رفیع الشان مرزا محمد نقی علی بہادر مرحوم

مرزا محمد مبارک علی عرف اغن صاحب خلف پرنس اکبر الشان مرزا محمد عسکری بہادر

باقر حسین علیخان خلف جناب نواب صادق علیخان صاحب بہادر مرحوم — سید محمد حسین خان ولد نواب آغا علی حسین خان

علی احمد خان بقلم خود خلف نواب قاسم علیخانصاحب — خادم الطلاب سید علی احمد بقلمہ

محمد حسین علی بقلم خود خلف نواب صاحب قطب علیخانصاحب بہادر　　مرزا دلاور حسین بقلم خود

سید فراست حسین خان ابن نواب غلام علیخانصاحب مرحوم　　سید ذاکر حسین بقلم خود

شیخ امراؤ علی طالب العلم مدرسہ انگریزی بقلم خود　　سید جعفر حسین خان ابن نواب سید غلام علیخانصاحب مرحوم

محمد علیشاہ عرف محمد نواب متولی امام باڑہ آغا باقر ولد احمد علیشاہ عرف مرزا سعید بہادر شاہزادہ دہلی

سید بندہ محمد ولد سید بندہ حسن ساکن کنتور زمیندار ضلع بارہ بنکی

(Sd.) Hashim Hosain, Examiner's office, O. & R. Ry: Lucknow.

سید مہدی حسین عرف سید اچھے صاحب ۳۰ صفر ساکن شیش محل حال وارد مشک گنج لکھنؤ

خادم الطلبہ السید ریاض حسن بقلم خود　　سید اصغر حسین بقلم خود ساکن اشرف آباد پیشہ مختاری

Mushtak ali, Moharrir.

Mr. Shahid Hosain Barrister & Taluqdar of Gadia (Barabanki)

خادم المرضی محمد ذکی عفی عنہ طبیب ریاست بلہرہ　　سید مہدی حسین بقلم خود ساکن مشک گنج -

سید محمد بقلم خود مالک تصویر عالم پریس

سید حسین عرف مجن ابن مولوی سید عبد الجواد صاحب مرحوم

آغا حسین بقلم خود مفتی گنج

Master Tajammul Hosain son of Raza Hosain Khan of Dallali mohalla Lucknow

S. Hasan Abbas Shah Chhara street

محمد حسین بقلم خود ولد مرزا عنایت حسین صاحب مفتی گنج — اطہر حسین منیجر مقبرہ امجد علی شاہ بادشاہ

احمد امیر عرف چھٹن صاحب ساکن کوڑے والی گلی — سید احمد عباس میر محلہ کوچہ شاہ چھڑا

سید یعقوب علی آہ ساکن منصور نگر لکھنؤ — مہدی حسین طالبعلم — جواد حسین کاپی نویس مشک گنج

محمد ذکی منشی عالم — شیخ ولایت علی کارخانہ دار زردوزی

سید علی حسین ابن جناب مولوی سید عبدالجواد صاحب مرحوم — سید مظفر حسین گولہ گنج لکھنؤ

سید ناظم حسین باورچی ٹولہ — ممتاز علی ولد یوسف علی ساکن وزیر گنج لکھنؤ — محرر سید عابد حسین بیرسٹر بقلم خود

خادم المرتضیٰ سید محمد محسن بقلمہ — سید نواب جان بقلمہ

سید شجاعت حسین رضوی حدیث خوان ساکن چودھری گڈھیا — سید ذاکر حسین بقلم خود

سید عابد حسین بقلم خود ساکن باغ شیر جنگ — امام علیخان مختار عام نواب حضور بہو سرآرا بیگم صاحبہ بقلم خود

سید اکبر ساکن مقبرہ جناب عالیہ گولہ گنج — محمود علی خان بقلم خود ساکن راجہ بازار

یوسف حسین ساکن باورچی ٹولہ داروغہ غسلخانہ عیش باغ — مرزا محمد منصور علی خلف شہزادہ مرزا رفیع الشان بہادر مرحوم بقلم خود

خورشید قدر ابن جناب شاہزادہ مرزا محمد منصور علی صاحب

سید ناصر الدین حیدر خان عرف بڈھن صاحب فرہاد بقلم خود

سید ولایت حسین خان کاظمی سکونت گلی پنیں والی — سید مہدی حسین محدث عفی عنہ

سید فضل حسین ساکن وزیر گنج — نواب مرادو صاحب بقلم خود — مظفر مرزا بقلم خود

محمد محسن علیخان بقلم خود میدان ایلچ خان — سید نادر حسین ساکن منصور نگر — نواب جمشید بہادر ساکن نواز گنج

سید امداد حسین بقلم خود نواز گنج — محمد یوسف حسین خان بقلم خود کٹرہ ابو تراب خان — محمد امتیاز حسین ساکن نخاس لکھنؤ

آغا محمد ساکن منصور نگر — سید محمد ساکن گولہ دروازہ — مرزا عابد حسین بقلم خود ساکن حسن پوریہ

سید علی احمد عفی عنہ بقلم خود ساکن جوہری محلہ — سید محمد ہادی عفی عنہ بقلم خود سبزی منڈی لکھنؤ

Mohammad Aly Mir
Chhoti Shahzadi Gali
Lucknow

مرزا محمد حیدر بقلم خود ساکن جوہری محلہ لکھنؤ

سید محمد منیر ساکن سرائے معالی خان

سید مشرف حسین ساکن کٹرہ خدا یار خان بقلم خود — سید احمد نواب خاقان منزل زیر گنج لکھنؤ — نواب سید ہادی حسین بانالہ

سید مہدی علی رضوی مینیجنگ ایجنٹ — سید ہمایون مرزا عرف بنے بقلم خود ساکن جوہری محلہ لکھنؤ — خاکسار ذکی ساکن زیر گنج

سید محمد نقی بقلم خود ساکن جوہری محلہ لکھنؤ زمیندار

S. M. A. Raza & Co
Office Victoria Street
Lucknow

محمد احمد بقلم خود موہانی ساکن کٹرہ ابو تراب خان لکھنؤ

سید شمشاد علی نبیرہ جناب میر عابد علی صاحب ساکن سبزی منڈی مالک مطبع اثنا عشری بقلم خود

مظفر علیخان عرف منے نواب بقلم خود ساکن وکٹوریہ اسٹریٹ افضل محل

مرزا علی محمد خان بقلم خود ساکن گولہ دروازہ

سید محمد ولایت حسن عرف چھٹن صاحب بقلم خود محلہ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

مرزا محمد حسن علی خان ساکن احاطہ مرزا علیخان

سید میر حسن طالبعلم فورتھ کلاس کرسچین کالج لکھنؤ

سید شہنشاہ حسین رضوی طالبعلم آف. اے کلاس کرسچین کالج — فدا حسین بقلم خود ساکن کٹرہ حیدر حسین خان

سید ابو القاسم خان ساکن گھسیاری منڈی — اسحاق مرزا ساکن چاہ کنکر — سید نقی علیخان بقلم خود ساکن جوہری محلہ

سید محمد مظہر علی عفی عنہ بقلمہ ساکن زیر گنج — سید جعفر حسین عفی عنہ بقلم خود ساکن نواز گنج

محمد علی مرزا بقلم خود ساکن جوہری محلہ — اصغر علی خان بقلمہ ساکن چوک لکھنؤ

سید ابو الحسن ساکن نصیر آباد ضلع رائے بریلی حال ساکن جوہری محلہ — سید عابد حسین بقلم خود

سلطان ناصر الدین مرزا صفوی عرف بچو ساکن کٹرہ ابو تراب خان لکھنؤ — سید احمد حسین بقلم خود ساکن نخاس

اقبال الدین حیدر بقلم خود ساکن کاظمین علیہ السلام　　سید فضل حسین جودت جوہری محلہ چوک لکھنؤ

قاری سید نقی رضا محدث　　مرزا محمد ابراہیم علی بہادر تنخواہ دار بقلم خود

ساکن سرائے معالیخان بقلم خود　　خلف مرزا رفیع الشان بہادر

مرزا محمد جواد عرف لڈن صاحب بقلم خود ملازم دفتر مینوسپل بورڈ لکھنؤ　　علی محمد خان ابن نواب

خلف نواب حاجی امیر مرزا خان صاحب مرحوم و مغفور وثیقہ دار　　آغا امراؤ بہادر وثیقہ دار (بعینہٖ)

سید نظیر حسین خلف حاجی مولوی امیر علی صاحب اسسٹنٹ اسٹور کیپر مینوسپل بورڈ لکھنؤ

صاحب عالم بقلم خود　　محمد یعقوب بقلم خود　　مرزا محمد عنایت رضا وثیقہ دار

سید افضل حسن دوکاندار بقلم خود　　نبیرہ مرزا دارا سطوت بہادر بقلم خود

الحمدُ لله

نواب مولوی محمد مہدی حسن صاحب جوائنٹ سکرٹری کی بے اعتدالیون اور بدنظمیون کی جو شکایات پے در پے اخبار "اتحاد" امروہہ وغیرہ مین پبلک کی جانب سے پیش کی گئی تھین اُن کے انسداد کی تدبیر حضرات علماے حقہ امامیہ اثنا عشریہ کثر اللہ امثالہم نے بمقتضاے صلح جوئی و مصلحت اندیشی یہ نکالی ہے کہ جوائنٹ سکرٹری صاحب موصوف اپنے عہدہ سے سبکدوش کر دیے جائین ۔ ممدوحین نے ایک والانامہ بنام نامی سرکار نواب فتح علی خان بہادر قزلباش روانہ کیا اُسکی ہو بہو نقل درج کاغذ ہذا کر کے ممدوحین ادام اللہ ظلہم کا پبلک کی جانب سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے ۔

یہ تحریر انجمن یادگار علماء کے جلسہ منعقدہ ۳۰۔ جون ۱۹۱۶ء مین لکھی گئی ۔ اور اُس پر علماے بالاتفاق دستخط فرما دیے ۔ ہمین امید ہے کہ اخبارات اسکی نقل شائع فرما کر شیعہ پبلک کو مطمئن کر دین گے ۔ فقط

سید حافظ علی ابن سید ممتاز علی صاحب ساکن امین آباد لکھنؤ

باسمہ سبحانہ

حضرات علمائے ذیل کی رائے یہ ہے کہ سرکار نواب فتح علی خانصاحب بہادر سکرٹری آل انڈیا شیعہ کانفرنس دام اقبالہ جوائنٹ سکرٹری کا تبدل فرمائین کہ بجاے نواب مولوی سید مہدی حسین صاحب قبلہ کے جناب مولانا المولوی سید احمد صاحب قبلہ کو جوائنٹ سکرٹری آل انڈیا شیعہ کانفرنس اپنا مقرر فرمائین ۔ اور جناب مذکور سے اسکا ذکر کیا گیا اور انھون نے اسکو منظور فرما لیا ہے ۔ فقط

سید آقا حسن عفی عنہ (قدوۃ العلما مجتہد)	ابوالحسن النقوی عفی عنہ عرف بن صاحب قبلہ مجتہد)	السید محمد عفی عنہ (معین العلما مجتہد)
نجم الحسن عفی عنہ (نجم العلما مجتہد)	سید ابوالحسن عفی عنہ رضوی (مجتہد)	محمد علی ابن مفتی صاحب (مجتہد)
محمد علی ابن مفتی صاحب (مجتہد)	۳۰۔ جون ۱۹۱۶ء ناصر حسین عفی عنہ (صدر المحققین و شمس العلما مجتہد)	

ع ۔ یہ تین بزرگوار کربلاے معلےٰ و نجف اشرف مین تکمیل علوم دینیہ فرمانے کے بعد یہان رونق افروز ہین دو بزرگوار استاد الکل افقہ الناس مفتی محمد عباس شوستری رحمہ اللہ کی یادگار ہین اور مولانا سید ابوالحسن صاحب مدظلہ جناب مولانا سید ابراہیم صاحب مجتہد مرحوم طاب ثراہ کی یادگار ہین ۔ خداوند عالم ان جملہ حضرات کو باین کمال علمی سلامت رکھے اور دشمنون کی نظر بد سے بچائے ۱۲ ۔ حافظ علی

باسمہ سبحانہ

اظہار حقیقت

اجلاس نہم آل انڈیا شیعہ کانفرنس منعقدہ الٰہ آباد مین جب قوم نے مجھ کو شیعہ کانفرنس کا آنریری سکریٹری مقرر کیا تو مجھ کو جوائنٹ سکریٹری اور اسسٹنٹ سکریٹری اپنی مرضی اور پسند سے بمشورہ حضرات علماے کبار مقرر کرنے کا اختیار دیا چنانچہ مین نے جناب مولوی سید مہدی حسن صاحب رضوی کو آنریری جوائنٹ سکریٹری آل انڈیا شیعہ کانفرنس مقرر کیا تحریرات مندرجہ ذیل سے حضرات علماے کبار کے مشورہ کا حال واضح ہوگا۔

نقل عریضہ آنریری سکرٹری شیعہ کانفرنس بخدمت حضرات علماے کبار

بعد از ابلاغ سلام سنت الاسلام گزارش ہے کہ باتباع رزولیوشن نمبر ۱ منظور کردہ شیعہ کانفرنس در اجلاس الٰہ آباد بتاریخ ۱۶؍ اکتوبر سنہ ۱۵ء مین نے جناب مولوی سید مہدی حسن صاحب رضوی کو اپنا جوائنٹ سکریٹری شیعہ کانفرنس معین کیا ہے چونکہ جناب سے امر مذکور مین استصواب لازم ہے لہذا امیدوار ہون کہ ہمروزہ جواب باصواب اور اپنی رضامندی سے مشرف فرمائین والسلام

(حررہ فتح علی خان نواب الحاج آنریری سکریٹری شیعہ کانفرنس)

نقل رزولیوشن نمبر ۱ منسلکہ عریضہ مندرجہ صدر

”باتفاق راے جملہ حضار جلسہ عالیجناب نواب فتح علیخان صاحب بہادر سی آئی ای بالقابہ نے عہدہ آنریری سکریٹری آل انڈیا شیعہ کانفرنس قبول فرمایا۔ جوائنٹ سکریٹری اور اسسٹنٹ سکریٹری نواب صاحب ممدوح اپنی مرضی اور پسند سے بمشورہ علماے کرام مقرر فرمائین گے“

جواب جناب قدوة العلما مولانا سید آقا حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی

باسمہ سبحانہ۔ بہت خوب و مرغوب ہے فقط

حررہ سید آقا حسن بقلمہ ۱۹ فروری سنہ ۱۶ء

جواب جناب نجم العلما مولانا سید نجم الحسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی۔

عالیجناب نواب صاحب بہادر دام اقبالہ۔ بعد سلام باتکریم عرض میشود بجواب نوازش نامہ نمبری ۱۸۹۴ مورخہ ۱۹ فروری سنہ ۱۶ء التماس ہی کہ جناب والا نے

جو بموجب رزولیوشن نمبر ۱ کے اپنا جوائنٹ سکریٹری جناب مولوی سید مہدی حسن صاحب قبلہ کو مقرر فرمایا ہے میرے نزدیک آپکا انتخاب نہایت عمدہ اور مناسب ہے فقط

نجم الحسن عفی عنہ ۱۹۔ فروری سنہ ۱۶ء

جواب جناب مستطاب مولانا سید محمد باقر صاحب قبلہ مدظلہ العالی

دام اقبالکم السامی۔ بعد تحفۂ زاکیہ زکیہ تسلیم و تحیۂ آنکہ تجویز سرکار عالی نہایت خوب و مناسب ہے اور نہایت موزون ہے مین اسکو نہایت پسند کرتا ہون۔ والتسلیم

محمد باقر عفی عنہ بقلمہ

جواب جناب مستطاب مولانا سید ظہور حسین صاحب قبلہ مدظلہ العالی

دام شرفکم الرفیع العالی بعد سلام مسنون اشتواق مشحون التماس ہے کہ جناب کا عہدۂ جوائنٹ سکرٹری شیعہ کانفرنس کے لیے جناب مولوی سید مہدی حسن صاحب رضوی دام برکاتہم العالیہ کو منتخب فرمانا نہایت موزون اور مناسب اور احقر العباد کی رضامندی کے موافق ہی حق تعالی اس انتخاب مین ہر طرح کی برکت عطا فرمائے۔

ظہور حسین عفی عنہ بقلمہ از رامپور اسٹیٹ ۲۰۔ فروری سنہ ۱۶ء

جواب جناب محقق ہندی مولانا سید محمد حسین صاحب قبلہ مدظلہ العالی

بحضور فیض گنجور رئیس الاعیان رکن الارکان سرکار ابد قرار نواب فتح علیخان صاحب سی۔ آئی۔ ای۔ جنرل سکرٹیری آل انڈیا شیعہ کانفرنس دام مجدہ۔ علیکم السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ جناب کا خط نمبری ۲۹۲۹ مورخہ یکم مارچ سنہ ۱۶ء وصول ہوا مین بہت خوشی کیساتھ منظور کرتا ہون کہ جناب مولوی سید محمد مہدی حسن صاحب رضوی کو آپ اپنا جوائنٹ سکرٹری مقرر کرین آپ ایسے جنرل سکرٹری کے واسطے یقیناً ایسے ہی جوائنٹ سکریٹری کی ضرورت ہے۔ فقط

حررہ محمد حسین عفی عنہ بقلمہ ۲۔ مارچ سنہ ۱۶ء دال کی منڈی لکھنؤ

جواب جناب مولانا سید ابوالحسن صاحب قبلہ رضوی مدظلہ العالی

عالیشان رفیع المکان منبع الجود والاحسان جناب نواب صاحب دام اقبالہ وزاد اجلالہ - بعد اہدائے ہدیۂ تسلیم وتکریم معروض خدمت ہے کہ بذریعۂ تحریر نمبر ۲۹۳۰ دربارۂ تقرری جناب مولوی سید مہدی حسین صاحب رضوی بطور جوائنٹ سکریٹری شیعہ کانفرنس جو نحیف سے استصواب فرمایا ہے جواباً عرض ہے کہ انتخاب مذکور مناسب اور بامحل ہے

حررہ سید ابوالحسن عفی عنہ ۳ - مارچ سنہ ۱۶ء

جواب جناب شمس العلما مولانا سید ناصر حسین صاحب قبلہ مدظلہ العالی

دام اقبالکم العالی - بعد تسلیمات گزارش ہے کہ عالیجناب کا یہ انتخاب باصواب نہایت مستحسن ہے - والسلام

ناصر حسین عفی عنہ بقلمہ

جناب سید مہدی حسین صاحب رضوی اپنے فرائض عہدۂ جوائنٹ سکریٹری کو نہایت توجہ اور تندہی سے انجام فرما رہے تھے کہ دفعتہً مجھے ایک تحریر مورخہ ۳۰ جون سنہ ۱۶ء دستخطی بعض حضرات علماے کبار ممدوحین اور نیز دیگر حضرات بمقام نوابگنج علی آباد ضلع بہرایچ بذریعۂ ڈاک موصول ہوئی جس مین جناب مولوی سید محمد مہدی حسن صاحب رضوی کے بجاے جناب مولوی سید احمد صاحب کو مجھ سے اپنا جوائنٹ سکریٹری مقرر کرنے کی سفارش کی تھی چونکہ بغیر طلب مشورہ یہ سفارش ہوئی تھی اور اس تحریر پر از جملہ اُن سات حضرات علماے کبار کے جنسے پہلے مشورہ لیا گیا تھا صرف چار حضرات کے دستخط تھے مین اس تحریر کو تسلیم نہ کر سکا اور لکھنؤ واپس آتے ہی جن حضرات علماے کبار دستخط کنندگان کی ملاقات سے مشرف ہوا اُنسے حالات متعلقہ تحریر مورخہ ۳۰ جون سنہ ۱۶ء مجھ پر منکشف ہو گئے - وہ حضرات محترم خود تحریک مذکور کی تحریر اور ارسال پر متاسف تھے اور اُسکی تلافی فرمانے کے خواہشمند تھے چنانچہ مین نے اُن حضرات کی خدمت مین اس معاملہ کے متعلق تکمیل ضابطہ کے لیے تحریراً استصواب کیا اور اُن حضرات کے جوابات باصواب کے بجنسہ نقول ذیل مین درج کیے جاتے ہین - ان تحریرات سے تمام قوم پر یہ بھی منکشف ہو جائیگا کہ جناب جوائنٹ سکریٹری صاحب شیعہ کانفرنس کی نسبت جو غلط شکایات شائع کیے جا رہے ہین اُنکی حقیقت اور غرض اور غایت کیا ہے -

نقل عریضہ آنریری سکرٹری شیعہ کانفرنس بخدمت حضرات علمائے کبار یعنی جناب مولانا سید نجم الحسن صاحب قبلہ و جناب مولانا سید ناصر حسین صاحب قبلہ و جناب مولانا سید آقا حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی

سلام علیکم - تحریر گرامی محررہ ۳۰ جون ۱۶ء مجکو بذریعہ ڈاک بمقام نواب گنج علی آباد ضلع بہرائچ موصول ہوئی تھی جو او لا درج ذیل ہوتی ہے -

باسمہ سبحانہ

دو حضرات علمائے ذیل کی رائے یہ ہے کہ سرکار نواب فتح علیخان بہادر سکرٹری آل انڈیا شیعہ کانفرنس دام اقبالہ جوائنٹ سکرٹری کا تبدل فرمائیں کہ بجائے جناب مولوی سید محمد مہدی حسن صاحب قبلہ کے جناب مولانا المولوی السید احمد صاحب قبلہ کو جوائنٹ سکرٹری آل انڈیا شیعہ کانفرنس اپنا مقرر فرمائین اور جناب مذکور سے اسکا ذکر کیا گیا اور انھون نے اسکو منظور فرمالیا ہے - فقط - سید آقا حسن بقلمہ ۳۰ - جون ۱۶ء

ابو الحسن نقوی بقلمہ | السید احمد عفی عنہ | نجم الحسن عفی عنہ | سید ابو الحسن عفی عنہ رضوی

محمد علی ابن مفتی صاحب | احمد علی عفی عنہ ابن حضرت مفتی صاحب | ناصر حسین عفی عنہ بقلمہ

ثانیاً بجواب اسکے بکمال ادب امور مندرجہ ذیل پر آپ حضرات محترم کی توجہ منعطف کرتا ہون -

(۱) گذشتہ جلسۂ شیعہ کانفرنس مین جب قوم نے مجھے آنریری سکرٹری مقرر کیا ہے تو اسکے ساتھ مجھے یہ بھی اختیار دیا تھا کہ جوائنٹ اور اسسٹنٹ سکریٹری اپنی مرضی اور پسند سے باستشارہ علمائے کبار مقرر کرون -

(۲) مین اس امر کو ضروری سمجھتا تھا کہ جوائنٹ سکرٹری حسب مندرجۂ ذیل صفات کا شخص ہونا چاہیے

(الف) مجھے اسکے حالات و صفات سے اچھی طرح واقفیت و تجربہ ہو اور اسکے کام پر وثوق و اعتماد ہو -

(ب) اسکے تقرر مین کوئی شرعی موانع نہون اور اس امر کے قرار داد کیلیے حضرات علمائے کبار سے استشارہ کرون -

(ج) حکام گورنمنٹ عالیہ بھی اسپر وثوق و اعتماد رکھتے ہون -

(۳) فرائض جوائنٹ سکرٹری کی انجام دہی کے لیے لکھنؤ مین مجھے مذکورہ صفات سے متصف جناب مولوی سید مہدی حسن صاحب رضوی سے بہتر اور زیادہ اہل کوئی شخص دستیاب نہین ہوا

(۴) جیسا کہ آپ حضرات محترم کو معلوم ہی جناب مولوی سید محمد مہدی حسن صاحب رضوی اس عہدہ کے قبول کرنے پر آمادہ نہ تھے۔ اُنھون نے میرے از حد اصرار کرنے پر اس عہدہ کو قبول و منظور فرمایا اور میرے استشارہ کرنے پر آپ حضرات محترم نے تحریر زیر جواب کی تاریخ سے صرف چار ماہ قبل جناب ممدوح کے جوائنٹ سکرٹری مقرر کرنے کیلیے نہ صرف لسانی بلکہ تحریری مشورہ دیا اور جناب مولوی صاحب ممدوح نے آنریری طور پر اس کام کی انجام دہی مین مشغول ہو کر اپنی قوم اور بالخصوص مجھے احسانمند و ممنون و شکر گزار فرمایا ہی اور جس تندہی و محنت و دیانت و لیاقت سے جناب ممدوح اس کام کو سرانجام دے رہے ہین اُسکی حالت کا وہی شخص اندازہ کر سکتا ہی جو اُن ابتریون اور خرابیون سے واقعی واقفیت رکھتا ہو جو اُنکے چارج لینے سے پہلے موجود تھین

(۵) ان حالات و واقعات کی یاد دہی کے بعد مین چند امور خدمت عالی مین پیش کرتا ہون جن کے جوابات موصول ہونے پر مین آپ حضرات کی تحریر مذکور الصدر کی نسبت اپنی راے پیش کر سکونگا

(سوال ۱) کیا یہ تحریر اُن شکایات کا نتیجہ ہی جو بذریعہ کسی اخبار کے جناب مولوی سید مہدی حسن صاحب رضوی کی نسبت کی گئی ہین؟

(سوال ۲) کیا میرے استشارہ کرنے پر آپ حضرات محترم نے جناب مولوی سید مہدی حسن صاحب رضوی کو عہدہ جوائنٹ سکرٹری پر مقرر کرنیکے لیے مشورہ جناب ممدوح کو عہدۂ مذکور کے لائق سمجھکر دیا تھا یا درحقیقت آپ حضرات محترم کی راے مین جناب ممدوح اس عہدہ کے لائق نہ تھے یا اب لائق نہین رہے؟

(سوال ۳) چونکہ مجھے جناب مولوی سید احمد صاحب قبلہ کے حالات کا پورا علم نہین ہی لہذا ارشاد ہو کہ کیا آپ حضرات محترم اپنی ذمہ داری پر شیعہ کانفرنس کا کام اُنکے سپرد کرنا منظور فرماینگے؟

(سوال ۴) کیا آپ حضرات محترم کی تحریر مورخہ ۳۰ جون سنہ ۱۹۱۶ء محولہ و منقولہ بالا آپ حضرات محترم کے علم و ایما سے طبع و شائع ہوئی ہی اور اگر تحریر مذکور آپ حضرات محترم کے علم و ایما سے طبع و شائع نہین ہوئی ہی تو کیا آپ حضرات محترم فرما سکتے ہین کہ نقل تحریر مذکور طبع و شائع کنندہ کے ہاتھ کیونکر لگی۔ کیا جناب مجھے ہدایت فرما سکتے ہین کہ یہ طریقۂ اشاعت قوم کے لیے مفید اور ممدوح ہے والسلام

خاکسار فتح علی خان آنریری سکرٹری شیعہ کانفرنس

جواب نجم العلما جناب مولانا سید نجم الحسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی

بجناب نواب جلالت مآب عمدۃ الاعیان والاعاظم جناب حاج نواب فتح علیخان صاحب بہادر دام اقبالہ

العالی۔ بعد تقدیم تحیۂ بہیہ سلام بالاحترام ملتمس خدمت عالی ہون کہ تعلیقہ رفیعہ باعث سرفرازی ہوا۔ ۲۳ جون ۱۶ء
کی لکھی ہوئی تحریر جوائنٹ سکریٹری آل انڈیا شیعہ کانفرنس کے متعلق جسکی نقل روانہ فرمائی گئی ہی
میرے خیال مین وہ کوئی باضابطہ تحریر نہ تھی اسلیے کہ جناب والا نے حسب قرارداد ہم لوگون سے
مشورہ کرکے جناب مولوی سید مہدی حسن صاحب قبلہ کو اس عہدہ پر مقرر فرما دیا تھا اور وہ اُس عہدہ
پر کام کر رہے تھے اور وہ مجمع جہان یہ تحریر لکھی گئی کانفرنس یا مرکزی کمیٹی کا کوئی باضابطہ جلسہ نہ تھا
اور نہ حضرات موجودین بہ حیثیت استشارۂ امور کانفرنس وہان جمع ہوے تھے اور نہ بظاہر اسکا کوئی حق تھا
مگر چونکہ حضرات نے اسپر دستخط فرمائے اور جناب مولانا سید احمد صاحب قبلہ نے انتظام قبول بھی کر دیا لہذا اب مجھے
بھی دستخط کرنا ہی مناسب معلوم ہوا۔

جو سوالات کہ جناب والا نے لکھے ہین اُن کا جواب علی الترتیب لکھا جاتا ہی۔

(۱) یہ ذکر تو اُنھین شکایات کے سبب سے شروع ہوا تھا لیکن ایسا نہین ہی کہ ان شکایات کو تسلیم کرکے
یہ تحریر لکھی گئی ہو اسلیے کہ اکثر شکایات محض ذاتی مخالفت پر مبنی ہین اور اُنکی اشاعت بھی بغرض
ہمدردی کانفرنس نہین معلوم ہوتی۔

(۲) جناب والا نے جب استشارہ فرمایا تھا تو مین نے ضرور جناب مولوی سید مہدی حسن صاحب قبلہ
کو اس عہدہ کے لیے لائق سمجھ لیا تھا بلکہ مجھے اکثر خیال رہا کرتا تھا کہ مولوی صاحب ممدوح کو
کسی طرح ارکان کانفرنس مین شامل کیا جائے لہذا اس موقع کو مین نے مغتنم جانا تھا اور مشورہ
دیا تھا شور و شغب کے سبب سے کسی کی قابلیت سلب نہین ہو سکتی۔

(۳) جناب مولوی سید احمد صاحب قبلہ عرصے تک عراق مین مقیم رہے اور تقسیم ہندی کے علماے مقسیمین مین
شامل تھے انکی علمی شان و قابلیت سب حضرات جانتے ہین عہدۂ جوائنٹ سکریٹری کا انتظام
جناب ممدوح کے لیے میرے نزدیک ناموزون ہی لیکن اگر یہ انتظام اپنے ہاتھ مین لینا منظور
فرمائینگے تو اسکے ذمہ دار بھی خود ہی ہونگے۔ میری ذمہ داری کو اس مین کیا دخل ہے۔

(۴) مین نے شائع ہونیکے بعد اسے دیکھا اشاعت کے لیے نہ مجھ سے مشورہ لیا گیا نہ مجھے علم ہی کہ
کس نے اور کس لیے شائع کیا اور نہ مجھے یہ اطلاع ہی کہ شائع کنندہ کو یہ تحریر کہان سے اور کسطرح
دستیاب ہوئی۔ اور مجھے یہ طریقۂ اشاعت بھی پسند نہین آیا اور نہ قوم اور کانفرنس کے لیے فائدہ
رسان ہی۔ اس قسم کی کارروائیون کے ذریعے سے قومی صلاح کا خیال خیال خام معلوم ہوتا ہی۔

احقر نجم الحسن عفی عنہ ۱۳ ماہ صیام ۳۴ھ

جواب ناصر الملۃ والدین صدر المحققین جناب مولانا سید ناصر حسین صاحب قبلہ مد ظلہ العالی

جناب عین الاعیان ایا عاظم رکن الارکان الافاخم دام اقبالہم العالی بدوام الایام واللیالی علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بعد تسلیمات گذارش ہی کہ صحیفہ گرامی وارد ہو کر سبب کمال امتیاز ہوا - عالی جناب کی خدمت مین جو تحریر مرقومہ ۳۰ - جون سنہ ۱۹۱۶ء متعلق بہ تبدیل جوائنٹ سکرٹری شیعہ کانفرنس بعض اکابر نے روانہ کی ہی اسکے متعلق جو کارروائی ازابتدا تا انتہا ہوئی وہ نہایت قابل افسوس ہی - اولاً اس تحریر کا لکھا جانا ہی بے قاعدہ اور خلاف مصلحت تھا اور ثانیاً اسکا خدمت عالی مین بھیجنا بیحد مضر تھا جسکے برے نتائج سے غفلت مقام تعجب ہے اس تحریر کے لکھے جانے اور اُسپر دستخط حاصل کرنے کے متعلق جو واقعات گذرے اُنکا بیان کرنا مجھے سخت ناگوار معلوم ہوتا ہی مگر بقدر ضرورت عرض کرنا لازم ہی - یہ تحریر اُسوقت لکھی گئی کہ جب ایک صاحب نے بالکل بے محل اپنی رغبت عہدۂ جوائنٹ سکرٹیری لینے کیلیے ظاہر کی اور بعض حضرات اکابر نے کسی وجہ سے اس باب مین اُنکی ظاہری مساعدت اختیار فرمائی - چونکہ مین جناب مولوی سید محمد مہدی حسن صاحب رضوی حرسہم اللہ تعالی کو مثل اپنے فرزند کے سمجھتا ہون اور عہدۂ جوائنٹ سکرٹری سے اُنکے علیحدہ کیے جانے کو مثل اپنے علیحدہ کیے جانے کے تصور کرتا ہون اور یہ خیال میرا تمام اشخاص پر ظاہر ہی اس وجہ سے مین نے اس تحریر سے مخالفت کرنا بخوف تہمت غرض ذاتی والزام جنبہ داری مناسب نہین سمجھا اور باوصف اس علم کے کہ یہ تحریر بے قاعدہ اور خلاف مصلحت ہے اُسپر بلا کسی عذر کے دستخط کر دیے -

اس مختصر اظہار واقعات کے بعد اب مین جناب عالی کے سوالات کے جوابات عرض کرتا ہون امید ہی کہ جناب عالی اُنکو شافی تصور کرین گے -

جواب نمبر ۱ - قطعاً یہ تحریر بربنا اُن بے بنیاد شکایات وافواہ کے نہین ہی جو بعض خود غرض وگستاخ اشخاص نے ذاتی خصومت کی وجہ سے جناب مولوی سید محمد مہدی حسن صاحب رضوی حرسہم اللہ تعالے کی نسبت شائع کرائی ہین -

جواب نمبر ۲ - جو مشورہ جناب مولوی سید محمد مہدی حسن صاحب رضوی حرسہم اللہ تعالی کے جوائنٹ سکرٹری مقرر کیے جانے کی بابت جناب والا کو دیا گیا تھا وہ بلا شبہہ یہ سمجھ کر دیا گیا تھا کہ وہ اس عہدے کے لیے نہایت قابل اور لائق ہین اور قبول کرنا اُن کا

اس عہدہ کو نہایت مغتنم ہے اس لیے کہ ابتداے انعقاد کانفرنس سے اُنکی محض بیشتر کت
کیلیے تمام علما بہ صمیم قلب آرزو مند تھے چہ جائے قبول عہدۂ مذکورہ اور اب بھی مین
اُنکو اس عہدہ کے لیے ایسا ہی مناسب تصور کرتا ہون جیسا کہ ابتداے امر مین
تصور کرتا تھا اور تمام اُن شکایات کو جو اُنکے متعلق شائع کی گئی ہین خود غرض اشخاص کا فعل
سمجھتا ہون - مین نے عالیجناب سے قبل اسکے کہ آپ اُنکو باصرار قبول عہدۂ جوائنٹ
سکرٹیری پر آمادہ فرمائین عرض کر دیا تھا کہ وہ اس عہدہ کے لیے ضرور مناسب ہین
مگر چونکہ بے لوث کام کرنے کے عادی ہین اس وجہ سے اُنکا اس عہدہ پر مقرر ہونا بہت سے
نفوس پر بیحد شاق گذریگا اور اُنکی زور شور سے مخالفت کیجائیگی اور اُنکا میری طرف منتسب
ہونا سبب مزید مخالفت ہوگا مگر جناب والا نے اپنے استقلال عزم کی وجہ سے اس امر کو
مانع تصور نہین کیا لیکن ہوا وہی جو مین نے عرض کیا تھا -

جواب نمبر ۳ — مین قطعًا اس طرح کی ذمہ داری قبول نہین کر سکتا ہون -

جواب نمبر ۴ — اس تحریر کی اشاعت ہرگز میرے علم و ایما سے نہین ہوئی اور مین اس اشاعت کو نہایت
شرارت آمیز فعل تصور کرتا ہون مجھکو قطعًا علم نہین ہے کہ یہ تحریر کیونکر شائع کنندہ کے ہاتھ
آئی میرے پاس اسکی کوئی نقل نہ تھی اور نہ ہونا چاہیے تھی جو نقل اسکی جناب مولوی سید
آقا حسن صاحب دامت برکاتہم کے حکم سے لی گئی تھی اُسکا علم خود جناب ممدوح کو ہوگا
کہ وہ کس کے پاس رکھی گئی اور اُسپر کس کس کو اطلاع ہوئی زیادہ بجز اظہار تاسف
کیا عرض کرون والسلام خیر ختام - ناصر حسین عفی عنہ بقلمہ ۱۲ ماہ صیام ۱۳۴۳ھ

جواب قدوۃ العلما جناب مولانا سید آقا حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی

بجناب نواب جلالتمآب عمدۃ الاعیان والاعاظم جناب حاج نواب فتح علیخان صاحب بہادر دام
اقبالہ العالی - بعد تقدیم تحیۂ بہیۂ سلام باحترام ملتمس خدمت عالی آنکہ تعلیقۂ رفیعہ باعث سرفرازی
ہوا - ۳۰ جون ۱۹۲۶ء کی لکھی ہوئی تحریر جوائنٹ سکرٹیری آل انڈیا شیعہ کانفرنس کے متعلق جسکی
نقل روانہ فرمائی گئی ہے میرے خیال مین وہ کوئی باضابطہ تجویز نہ تھی اس لیے کہ جناب والا نے
حسب قرار داد ہم لوگون سے مشورہ کر کے جناب مولوی سید مہدی حسن صاحب قبلہ کو اس عہدہ
پر مقرر فرما دیا تھا اور وہ اس عہدہ پر کام کر رہے تھے اور وہ مجمع جہان یہ تحریر لکھی گئی کانفرنس یا

مرکزی کمیٹی کا کوئی باضابطہ جلسہ نہ تھا اور نہ حضرات موجودین بحیثیت استشارۂ امور کانفرنس وہان جمع ہوے تھے اور نہ بظاہر اسکا کوئی حق تھا مگر چونکہ حضرات نے اسپر دستخط فرمانے کا قصد کیا اور جناب مولانا سید احمد صاحب قبلہ نے اظہار قبول بھی کر دیا لہذا مجھے بھی دستخط کرنا ہی مناسب معلوم ہوا۔

جو سوالات کہ جناب والا نے لکھے ہین اُنکا جواب علی الترتیب لکھا جاتا ہے۔

(۱) یہ ذکر تو انھین شکایات کے سبب سے شروع ہوا تھا لیکن ایسا نہین ہی کہ ان شکایات کو تسلیم کر کے یہ تحریر لکھی گئی ہو اسلیے کہ اکثر شکایات محض ذاتی مخالفت پر مبنی ہین اور اُنکی اشاعت بھی بغرض ہمدردی کانفرنس نہین معلوم ہوتی۔

(۲) جناب والا نے جب استشارہ فرمایا تھا تو مین نے ضرور جناب مولوی سید مہدی حسن صاحب قبلہ کو اس عہدہ کے لیے لائق سمجھ لیا تھا بلکہ مجھے اکثر خیال رہا کرتا تھا کہ مولوی صاحب ممدوح کو کسی طرح ارکان کانفرنس مین شامل کیا جاے لہذا اس موقع کو مین نے مغتنم جانا تھا اور مشورہ دیا تھا شور و شغب کے سبب سے کسی کی قابلیت سلب نہین ہو سکتی

(۳) جناب مولوی سید احمد صاحب قبلہ عرصہ تک عراق مین مقیم رہے اور تقسیم ہندی کے علماے مقسمین مین شامل تھے اُنکی علمی شان و قابلیت سب حضرات جانتے ہین عہدۂ جوائنٹ سکریٹری کا انتظام جناب ممدوح کے لیے میرے نزدیک ناموزون نہین ہی لیکن اگر یہ انتظام اپنے ہاتھ مین لینا منظور فرمائینگے تو اُسکے ذمہ دار بھی خود ہی ہونگے میری ذمہ داری کو اس مین کیا دخل ہے۔

(۴) مین نے شائع ہونے کے بعد اُسے دیکھا اشاعت کیلیے نہ مجھ سے مشورہ لیا گیا نہ مجھے علم ہی کہ کس نے اور کس لیے اُسے شائع کیا اور نہ مجھے یہ اطلاع ہی کہ شائع کنندہ کو یہ تحریر کہان سے اور کس طرح دستیاب ہوئی اور مجھے یہ طریقۂ اشاعت کبھی پسند نہین آیا اور نہ قوم اور کانفرنس کے لیے فائدہ رسان ہی اس قسم کی کارروائیون کے ذریعہ سے قومی اصلاح کا خیال خیال خام معلوم ہوتا ہی والسلام

سید آقا حسن بقلمہ ۱۷ ماہ صیام ۱۳۳۴ھ

نقل عریضہ آنریری سکریٹری شیعہ کانفرنس بعالیجناب مستطاب قدوۃ العلما سید آقا حسن صاحب قبلہ مجتہد العصر مدظلہ

جناب معظم السلام علیکم۔ براہ کرم مجھے مطلع فرما کر ممنون فرمائیے کہ آپ حضرات کی تحریر مورخہ ۲۰ جون ۱۹۱۶ء

متعلقہ عہدہ جوائنٹ سکریٹری شیعہ کانفرنس کی نقل جو حضرات علماے کرام مین سے صرف جناب کے پاس تھی کن کن حضرات نے کس طریقہ پر جناب سے حاصل کی تاکہ اس امر کے معلوم کرنے مین آسانی ہو کہ تحریر مذکور کے شائع کنندہ کون حضرات ہین امید ہی کہ جناب اس تکلیف کو معاف فرمائین گے والسلام

خاکسار فتح علی خان آنریری سکریٹری شیعہ کانفرنس

جواب

دام اقبالکم تسلیم تحریر مورخہ ۳۰ جون ۱۶ء کی نقل خاص میرے پاس تھی جناب مولانا سید احمد صاحب قبلہ نے مجھ سے نقل اسکی مانگی تھی بسبب ماہ صیام وصیام کے مجھے نقل کے بھیجنے مین تاخیر ہوئی جناب مولوی سید علی غضنفر صاحب نے مجھ سے کہا منشی ثابت حسین صاحب کو مین بھیجدون وہ نقل لکھ دین چنانچہ منشی ثابت حسین صاحب میرے یہان آئے اور نقل لکھ لے گئے اسکے بعد مجھے علم نہین کہ وہ کہان گئی ۔ اور کس نے طبع کرائی کوئی نسخہ خاص نقل کے لیے نہین دی گئی تھی کہ جناب مولانا سید احمد صاحب نے طلب کی تھی اُنکے لیے منشی ثابت حسین صاحب نے لکھی تھی فقط والتسلیم

حررہ سید آقا حسن عفی عنہ

۲۱ جولائی سنہ ۱۹۱۶ء

خاکسار

فتح علی خان آنریری سکریٹری شیعہ کانفرنس — ۲۵ جولائی سنہ ۱۹۱۶ء

بخدمت شریف جناب نواب حاجی فتح علی خان صاحب بہادر قزلباش بالقابہ جنرل سکرٹری آل انڈیا شیعہ کانفرنس

از جانب
بعض ممبران مرکزی کمیٹی آل انڈیا شیعہ کانفرنس لکھنؤ اگست ۱۹۱۶ء

جناب والا
ایک پمفلٹ بعنوان "اظہار حقیقت" بذریعہ تقسیم موصول ہوا جسکو مطالعہ کرنے کے بعد مجبوراً کہنا پڑتا ہی کہ ہمین بجاے مسرت کے افسوس ہوا۔

عزت واحترام علماے کرام کثرہم اللہ فی الانام عین احترام دین وایمان ہی اور اُن حضرات کی عزت در اصل ہماری عزت ہے۔ ایسی حالت مین اُن حضرات کی جانب سے کسی ایسی تحریر کا شائع کرنا جس مین خود وہ اپنی غلطی کا اعتراف فرمائین یا بقول آپ کے "وہ اسپر متاسف اور اُسکی تلافی کے خواہشمند" ہون یا "جو ایک حد تک اُن کے اقتدار کو کم کرنے والی ہو" ضرور نامناسب ہی اور افسوس ہے کہ جناب نے اپنے پمفلٹ مین خود اس خیال کو ملحوظ نہین رکھا خصوصاً جب کہ تحریر دستخطی علماء مورخہ ۳۰ - جون کی اشاعت بلا اجازت سخت قابل اعتراض سمجھی جاتی ہے۔ اور اس باب خاص مین ہم جناب والا کا شکریہ ادا کرنے سے معذور ہین جہان تک ہماری عقل ہمین راہنمائی کرتی ہے آپ کا یہ پمفلٹ بھی بغیر حصول اجازت شائع ہوا ہی اگر قبل اشاعت ہم لوگون کو کسی طریقہ سے اطلاع ہوجاتی یا جناب والا قومی کامون مین اصول استشارہ کو مدنظر رکھکر ہم سے مشورہ طلب کرتے تو ہم اپنی متفقہ آواز سے عرض کرتے کہ بمقتضاے بشریت اگر ان حضرات سے کوئی ایسا امر واقع ہو جسے عوام الناس "غلطی سے" تعبیر کرتے ہون تو ہمارا اور آپ کا بھی جو کہ بفضل خدا متبع علماے ملت ہونے مین مستند ہین فرض منصبی یہ ہونا چاہیے تھا کہ پردہ پوشی کرتے اور اس کی اشاعت سے معاملہ کو طشت از بام نہ کرتے۔ لیکن حسب قاعدہ مستمرہ ہمین افسوس ہی کہ اطلاع نہوئی اور آپ تنہا اپنی راے سے ایسی کارروائی کرگزرے جس سے شماتت ہمسایہ کے علاوہ خود اپنے ہی گروہ کے حسن ظن پر اچھا اثر نہین ہوا۔ جو لوگ بالکل واقف نہ تھے وہ بھی واقف ہوگئے۔ ہماری راے مین اس کاغذ کی اشاعت سے آپ کا مقصود اُن اعتراضات کی تردید ہی

جو ذات والاصفات موجودہ جوائنٹ سکریٹری مولوی محمد مہدی حسن صاحب غزنوی پر وارد کیے گئے ہین۔ لیکن آپ کو معلوم رہے کہ اس تدبیر اور اسی قسم کے دیگر تدابیر سے ہرگز ہرگز ان اعتراضات کی بیخ کنی ممکن نہین ہے۔ آپکا مقصود اسی وقت حاصل ہو سکتا ہے جبکہ حالات و واقعات کی تشریح و تفصیل پبلک کے پیش نظر کیجائے۔ اور یقین رکھیے کہ اب ایسا ہونا لازمی ہے۔

یہ تحریر جناب کی خدمت مین مخالفانہ حیثیت سے نہین بھیجی جاتی نہ قومی کامون مین ذاتی مخالفت سودمند ہوتی ہے بلکہ جناب کی توجہ ان پیچیدگیون کی طرف مائل کرنی مقصود ہے جو آپ کی شائع شدہ تحریر سے بجائے کم ہونے کے بدرجہا زیادہ ہو گئی ہین۔

ہم بحیثیت ممبری مرکزی کمیٹی شیعہ کانفرنس جناب سے درخواست کرتے ہین کہ مندرجۂ ذیل سوالات کا جواب جو کہ سوء اتفاق سے "اظہار حقیقت" نے ہمارے بلکہ شیعہ پبلک کے دلون مین پیدا کیے ہین عنایت فرمائیے۔ ایجاز و اختصار و ابہام ایسے امور مین نہایت مضر ہے لہذا گذارش ہے کہ جواب مفصل و واضح ہو۔

اول - یہ ارشاد ہو کہ خطوط علمائے مندرجہ "اظہار حقیقت" کی اشاعت باجازت انھین علمائے کرام کے عمل مین آئی ہے؟ یا بلا اجازت - یہ اجازت تحریری تھی یا زبانی اگر تحریری تھی تو اسکی نقل اس کاغذ مین کیون نہین ہے۔

دوم - تحریر علمائے مورخہ ۳۰ - جون ۱۹۱۶ء کے متعلق صفحہ ۴ "اظہار حقیقت" مین مولوی مولانا السید احمد صاحب قبلہ مدظلہ کے تقرر پر آپ کا یہ ریمارک ہے کہ "چونکہ بغیر طلب مشورہ یہ سفارش ہوئی تھی اور اس تحریر پر از جملہ ان سات حضرات علمائے کبار کے جن سے پہلے مشورہ لیا گیا تھا صرف چار حضرات کے دستخط تھے مین اس تحریر کو تسلیم نکر سکا اور لکھنؤ واپس آنے ہی جن علمائے کبار دستخط کنندگان کی ملاقات سے مشرف ہوا اُنسے حالات متعلقہ تحریر مورخہ ۳۰ جون ۱۹۱۶ء منکشف ہو گئے" یہ صحیح ہے کہ اجلاس نہم آل انڈیا شیعہ کانفرنس منعقدہ الہ آباد نے آپ کو اپنا اسسٹنٹ سکریٹری اپنی پسند سے بمشورہ علمائے کبار مقرر کرنے کا اختیار دیا تھا لیکن اس اختیار سے نہ علمائے کبار کا سلب اختیار پیدا ہوتا ہے نہ نسبت تقرر اسسٹنٹ سکریٹری یا عزل اسسٹنٹ سکریٹری آپ سے استصواب و مشورہ کی قید ہے پس اگر آپ کے انتخاب مین علاوہ اُن تین بزرگوارون کے دوسرے حضرات کو کوئی خامی محسوس ہوئی تو اُس خامی کی اصلاح بعد تجربہ کے کسی حالت مین قابل اعتراض نہین ہو سکتی۔ اس سے بھی قطع نظر کر کے ہم آپ سے گذارش کرتے ہین

کہ جن حضرات علماسے جوائنٹ سکریٹری کے تقرر کے بارے مین پہلے استشارہ ہوا تھا اُن مین سے چار بزرگوارون کے دستخط تحریر مورخہ ۳۰ - جون پر بھی ہین اور اُن کے اسامی مقدسہ یہ ہین -

جناب مولانا سید آقا حسن صاحب قبلہ — جناب مولانا سید نجم الحسن صاحب قبلہ -

جناب مولانا السید ناصر حسین صاحب قبلہ — جناب مولانا سید ابوالحسن صاحب قبلہ رضوی -

ان حضرات مین سے مقدم الذکر صرف تین بزرگون کے دستخطی خط در "اظہار حقیقت" مین درج ہین - دریافت طلب یہ امر ہے کہ کیا آپ کے نزدیک مولانا سید ابوالحسن صاحب قبلہ کا شمار علمائے کبار مین اب نہین رہا کیونکہ باوجود تلاش اُن کی تحریر اظہار حقیقت مین نہ ملی - اگر فی الحقیقت ایسا ہی ہے تو وجہ ارشاد ہو - اور اگر ایسا نہین ہے تو استشارہ نہ فرمانے کی مصلحت معلوم ہونی چاہیے - اور اگر استشارہ کیا گیا تو براہ کرم و ہمدردی قومی (اگر آپ خلاف مصلحت نہ تصور فرمائین) تو اُسکی نقل شائع فرمائین - ورنہ "اظہار حقیقت" مکمل نہین سمجھا جا سکتا -

سوم - تحریر علماے مورخہ ۳۰ جون پر جن دیگر علماے کبار کے دستخط تھے اُن سے مشورہ نہ فرمانے کی مصلحت ارشاد ہو - یہ مسلم ہے کہ بروقت تقرر مولوی محمد مہدی حسین صاحب ان مین سے چار بزرگوارون سے استصواب نہین کیا گیا تھا تاہم اِن کی تحریر سے واقعات ۳۰ جون کا انکشاف اتم و اکمل ہونا ممکن تھا -

چہارم - جب آپ نے مولوی محمد مہدی حسن صاحب کے تقرر مین استصواب کیا ہو اور سات بزرگوارون نے اُن کے تقرر کو بذریعہ دستخطی تحریر کے صائب قرار دیا ہو تو آپ کو لازم تھا کہ بعد وصول تحریر مورخہ ۳۰ جون ۱۹۱۶ء باقی ماندہ حضرات علما سے بھی جو کہ جلسہ انجمن یادگار علمائے مین شریک نہ تھے استشارہ فرماتے - اگر بذات خاص ممکن نہ تھا تو بذریعہ تحریر مشورہ طلب کرنا تھا اس لیے کہ سواے مولانا السید ظہور حسین صاحب قبلہ کے باقی حضرات سب لکھنؤ مین تشریف رکھتے ہین اور نوعیت معاملہ و خیالات شیعہ پبلک سے بخوبی واقف ہین - اگر آپ نے استشارہ فرمایا ہو تو کیفیت سے اطلاع دیجیے -

پنجم - آپ تحریر فرماتے ہین کہ "حالات متعلقہ تحریر ۳۰ جون ۱۹۱۶ء کو مجھپر منکشف ہو گئے" جناب والا کا انکشاف خصوصاً جبکہ اسکا اظہار بخوبی نہ کیا گیا ہو کیونکر مفید خلائق ہو سکتا ہے

حقیقۃً "اظہار حقیقت" مین جناب نے اصل معاملہ کے متعلق خاموشی سے کام لیا ہے۔ لہذا براہ کرم ارشاد ہو۔ کہ مندرجہ ذیل امور کے بارے مین آپ کو کیا انکشاف ہوا۔

(۱) تجویز تقرری جناب مولانا سید احمد صاحب قبلہ و معزولی نواب مولوی محمد نصیر حسن صاحب ۳۰۔ جون کے جلسہ یادگار علما مین کس نے پیش کی۔

(۲) کون صاحب اسکے معاون و مساعد تھے۔

(۳) یہ تجویز بالاتفاق پاس ہوئی یا کسی نے اختلاف کیا۔ اور اگر کسی نے اختلاف کیا تو اُن بزرگ کا اسم گرامی کیا ہے۔

(۴) کن صاحب نے اس تحریر کو اپنے قلم سے لکھا۔

(۵) عندالانکشاف جو کیفیت کہ علمار نے آپ سے بیان فرمائی ہو وہ بھی تحریر فرمایئے۔

ششم۔ کیا آپ کوئی وجہ اُس اختلاف کی جو "اظہار حقیقت" کی مندرجہ تحریرون مین پایا جاتا ہے بیان فرما سکتے ہین:۔

مولانا سید ناصر حسین صاحب قبلہ تحریر فرماتے ہین "یہ تحریر اُسوقت لکھی گئی کہ جب ایک صاحب نے بالکل بے محل اپنی رغبت عہدۂ جوائنٹ سکریٹری لینے کے لیے ظاہر فرمائی۔ اور بعض حضرات اکابر نے کسی وجہ سے اُنکی ظاہری مساعدت فرمائی" عندالاستکشاف آپ نے اُن دونون صاحبون کے نام ضرور دریافت فرمائے ہون گے۔ لہذا ارشاد ہو کہ خواہش کنندہ اور مساعد کون بزرگ ہین اور یہ بھی کہ مولانا سید نجم الحسن صاحب قبلہ اور مولانا سید آقا حسن صاحب قبلہ کے ان متحدہ الفاظ کا مفہوم "مگر چونکہ حضرات نے اُسپر دستخط فرمائے اور جناب مولانا سید احمد صاحب قبلہ نے اظہار قبول بھی کر دیا لہذا مجھے بھی دستخط کرنا ہی مناسب معلوم ہوا" جناب مولانا سید ناصر حسین صاحب قبلہ کی عبارت سے کیون مختلف ہے۔ یعنی ایک سے رغبت و درخواست مولوی سید احمد صاحب قبلہ کی بصراحت مفہوم ہوتی ہے اور دوسری عبارتون سے معلوم ہوتا ہے کہ دیگر علماے کبار کے اصرار سے اُنھون نے قبول کیا۔ نیز یہ بھی ارشاد ہو کہ تحریر ۳۰۔ جون مین سب سے مقدم دستخط جناب مولانا سید آقا حسن صاحب قبلہ کا ہے اور دونون مندرجہ بالا فقرے یکسان مفہوم رکھتے ہین۔ یعنی چونکہ سب نے دستخط فرمائے لہذا ہمنے بھی دستخط کر دیے۔ بس

سب سے پہلے کن بزرگ نے دستخط کیے اور اُنکی موافقت مین کن کن بزرگون نے علی الترتیب۔

ہفتم۔ آپ نے صفحہ ۵ مین جو اصول انتخاب عہدہ جوائنٹ سکریٹری کے لیے درج کیے ہین اُن کے متعلق یہ گذارش ہے کہ آپ کب سے موجودہ جوائنٹ سکریٹری سے واقف ہین۔ وہ کیا حالات وصفات آپ نے مولوی مہدی حسن صاحب کے متعلق تحقیق فرمائے جن سے آپ کو اُن کے کام پر وثوق و اعتماد ہوا۔ اسکا حال کیونکر معلوم ہوا کہ حکام کو اُن پر وثوق و اعتماد ہے۔ یہ انتخاب آپ کا ذاتی تھا یا کسی صاحب نے اُن کی قابلیت کی جانب آپ کو متوجہ کیا یا اُنکی سفارش فرمائی۔ اگر ایسا ہو تو اُن کا نام بھی ارشاد ہو۔ کیا آپ کے اصول انتخاب مین یہ امر بھی ملحوظ تھا کہ "قوم کو بھی اُس پر اعتماد و وثوق ہو"۔ یا نہین اگر تھا تو کیون درج "اظہار حقیقت" نہین فرمایا اور اگر نہین تھا تو کیا آپ کو اس قید کی اب ضرورت محسوس ہوتی ہے یا نہین۔

ہشتم۔ جناب مولانا السید نجم الحسن صاحب قبلہ وجناب مولانا سید آقا حسن صاحب قبلہ کے جواب کی عبارت ایک ہی کیون ہے کیا کوئی مسودہ جواب کا لکھ کر اُن حضرات کی خدمت مین پیش کیا گیا تھا جس پر ان حضرات نے دستخط فرما دیے یا توارد ہوا۔

نہم۔ علماے کرام پر کس شخص کا ناجائز دباؤ پڑا جس سے وہ تحریر مورخہ ۳۰ جون پر دستخط کے لیے مجبور ہو گئے۔ ازبسکہ حالات کا انکشاف آپ پر بخوبی ہو گیا ہے لہذا اسکو بھی قوم کے اطمینان کیلیے تحریر فرما کر عنداللہ ماجور و عندالناس مشکور ہون۔

آخر مین اس قدر عرض کر دینا اپنا فرض سمجھتے ہین کہ آپ نے اپنے پمفلٹ مین تحریر فرمایا ہے کہ "مجھے جناب مولوی سید احمد صاحب قبلہ کے حالات کا پورا علم نہین ہے" بوجہ قیام پنجاب ممکن ہے کہ ایسا ہی ہو مگر ہم آپ کو بتلاتے ہین کہ مولانا موصوف نہایت مشہور و معروف عالم دین ہین اور جناب سلطان علماے مولانا السید ابراہیم قبلہ مرحوم طاب ثراہ کے فرزند ارجمند ہین ان کے خاندان کے ہم لوگ معتقد رہے ہین اور جو ناگوار الزام آپ کی اس تحریر کی اشاعت سے اُن جناب کی ذات پر وارد ہوتا ہے وہ ہماری طبیعتون پر گران ہے بس تاوقتیکہ آپ مفصل حالات

شائع نہ فرمائیں ہمارا افسوس زائل نہیں ہو سکتا۔

اس خط کی اشاعت پبلک کی تسکین و اطمینان کے لیے ہم ضروری سمجھتے ہیں تاکہ معاملہ کو زیادہ طول نہونے پائے اور ہمیں امید ہے کہ آپ کو اس اشاعت پر کوئی اعتراض نہوگا۔ ہمارا مقصود اس استفسار سے موافقت ہے نہ کہ مخالفت

والسلام۔

دستخط
مرزا محمد اصغر بقلمہ ممبر مرکزی کمیٹی

دستخط
سید محمد ذکی علیخان ہاتف بقلمہ ممبر مرکزی کمیٹی

دستخط
مہدی علی خان بقلم خود ممبر مرکزی کمیٹی

دستخط
حکیم سید امیر حسین بقلمہ ممبر مرکزی کمیٹی

اگست سنہ ۱۹۱۶ء

(اکمال احسان)

لکھنؤ کا سفر اور ہماری تحقیقات

عاشق کہ غم از دل خواہش نہ رود — تا جان بود از دل تب و تابش نہ رود
خاصیت سیماب بود عاشق را — تا کشتہ نہ گردد اضطرابش نہ رود

اضطراب - کیسا اضطراب - غم یتیمان بے نوا ایک طرف خیال صداقت ایک طرف سزاے راست گفتاری کا اندیشہ دامن کش - روز باز پرس کا خوف محرک - مصیبتین تھین جن کو برداشت کرتا ہوا امروہہ سے ۲۳ کو چلا - اور ۲۴ جولائی کو لکھنؤ پہونچا نہ قلم مین اتنی قدرت ہے - نہ انگلیون مین اتنی طاقت کہ جو کچھ آنکھون سے دیکھا اور کانون سے سُنا ہے اُسکو تفصیلوار پیش کش ناظرین کرون کذب شعار مشہور ہو کے زندہ رہنا اور پھر ایک اخبار نویس کے لیے سخت بیحیائی ہے اور بیحیائی کی زندگی پر لعنت ہے - یہ سچ ہے کہ یتیم خانہ کے حالات ایک مضمون نگار نے تحریر کیے تھے اور ہم نے صرف اشاعت کا گناہ کیا تھا اس گناہ کا ارتکاب ہر ایک اخبار نویس کرتا ہے - لیکن معاصرین نے اسکی پروا نہ کی اور کھُلے الفاظ مین ہمکو اسقدر ملامت کی کہ خود ہمکو اپنے صادق ہونے پر شبہہ ہونے لگا - منصور حلاج کو لوگ طرح طرح کے آزار پہونچا رہے تھے وہ خاموش تھا دفعتہً کسی صوفی نے ایک چھوٹا سا سنگریزہ اُسکی طرف پھینکا - منصور بے چین ہو گیا - لوگون نے پوچھا اس کا کیا باعث ہے اُس نے جواب دیا کہ یہ سنگریزہ ایسے ہاتھون سے مجھ تک پہونچا ہے جو لذت عشق سے میری طرح واقف ہے نا دانون کی ایذا رسانی کی شکایت مین نے نہین کی - لیکن ہمدرد کی جفا ناقابل برداشت ہے ہمارے معاصر اہل قلم ہمین معاف رکھین اگر ہمین اُن سے بھی شکایت پیدا ہو گئی ہو خدا کا شکر ہے کہ ہم آج اس قابل ہو گئے ہین کہ خود اُنکو بے احتیاطی کا ملزم قرار دین جو کل ہمین محتاط رہنے کا سبق دیتے تھے ہمکو مجرم قرار دیتے ہین اُنھون نے احتیاط سے کام نہین لیا ہے

غیر سے تمکو محبت اور ہم سے دشمنی — میل بھی ہوگا تو کیا دل سے یہ کینے جائینگے

اشتہار مطبوعہ لکھنؤ معنون بعنوان الحمد للہ نے کسی قدر معاملہ شیعہ یتیم خانہ وشیعہ کانفرنس کو واضح کیا اور ہماری افسک شوئی ہوئی۔ لیکن تحریر علماء سے یہ واضح نہین ہوتا کہ یہ عزل و نصب جوائنٹ سکریٹری صاحب کا قوم کی اوار شکایت آمیز سُنکر وقوع مین آیا۔ یا بطریق مطائبہ و تفنن طبع۔

ہمین ایک بات اور بھی عجیب معلوم ہوئی کہ باوصف اتفاق علماء جوائنٹ سکریٹری صاحب کیون اپنے عہدہ پر اب تک قائم ہین۔ اسی تعجب و حیرت نے ہمین کام فرسائی پر مجبور کیا اور ہم بیک بینی و دو گوش تلاش صداقت مین چل کھڑے ہوے یہان پہونچکر معلوم ہوا کہ "جناب مولوی سید محمد مہدی حسن صاحب تعلقدار اماؤن ضلع آرا ساکن شہر لکھنؤ از خاندان حضرت فرخ سیر بادشاہ دہلی مؤسس اساس تعزیہ داری لکھنؤ و سکریٹری انجمن معین العبقات و قاطع بنیان کفر و ضلال از کربلاے تال کٹورہ و خنکی چشم یتیمان شیعہ یتیم خانہ و دوست قدیم آل انڈیا شیعہ کانفرنس بری از عیب خودستائی و نخوت و کارہ از اسباب شہرت بہت بڑے عالم دین۔ انجمن صدر امامیہ کے رکن رکین وغیرہ وغیرہ کا معزول کرنا ممدوح کی مخفی خدمات دینی و دنیوی کے حق کا زائل کرنا ہے لہذا علی رغم الانوف الجاهلین موصوف جوائنٹ سکریٹری رہینگے اور ضرور رہین گے اخبار اتحاد کمینہ پن کے ساتھ ناپاک حملے کرتا ہے اور اخبار "کسان" اپنی کوتاہ بینی و لاعلمی کی وجہ سے اگر صرف بعض علما سے رشتۂ قرابت اور جہرہ کی خود ساختہ اہمیت یا دربار حکام کی روزانہ حضوری کو کل کائنات سمجھتا ہے تو باشد کانفرنس ختم ہوجائے تو بلا سے ایک غیر ضروری چیز جس کا سکریٹری قوم نے بجبر و اکراہ اپنے ارادہ و اصرار سے بنالیا ہے اسی قابل ہے کہ اپنے کیے کو بھگتے جری القلم بما ہو کائن۔ تحریر علماء مین وجہ معزولی کا الہام اس صورت مین جوائنٹ سکریٹری صاحب کے حق مین مفید بتایا جاتا ہے کہ موصوف کی معزولی بطریق عقد فضولی عمل مین آئی تھی ان واقعات کی اطلاع ہوتے ہی ہمنے ارادہ کیا کہ بذریعہ خط و کتابت اس امر مخفی کو معلوم کرین جو تحقیقات ہم نے کی ہے وہ ناظرین کو ضرور اس نتیجہ پر پہونچادیگی کہ کن بزرگوار نے استقلال و ثبات قدم کے ساتھ وجہ معزولی فریاد قوم قرار دی ہے اور ناراضگی اعیان علما و امرا کی پروا نہین کی ہم نے اپنی اس تحریر مین بعض سوالات تحریر کیے ہین اور جو جواب ہمین ابتک ملے ہین انھین درج اخبار کرتے ہین ناظرین کو اختیار ہے کہ اس نقل تحریر کو مطابق اصل

سمجھین یا بمقتضاے مروت و محبت سراسر لغو اور کینہ پن پر مبنی قرار دین اس مفید تحقیقات مین مصروفیت کی وجہ سے عجب نہین کہ یہ نمبر دیر مین نکلے پس دیر آید درست آید پر لحاظ فرما کے ہمین امید ہی کہ ناظرین معاف فرمائین ۔

فریاد حافظ این ہمہ آخر بہرزہ نیست	ہم قصۂ عجیب و حدیث غریب ہست

لاتکتموا الشھادۃ

(نقل عریضہ بنام نامی علماے کرام ادام اللہ فیوضہ)

استفسار ضروری

از شرکاء جلسہ انجمن یادگار علماء منعقدہ ۳۰ جون ۱۹۱۶ء حضرات علماء کرام و دیگر شرکاء انجمن یادگار علماء دام اللہ ظلکم بعد تحیہ سلام مسنون ملتمس ہون کہ بعد اشاعت تحریر مطبوعہ لکھنؤ معنون بعنوان الحمد للہ متعلق واقعہ عزل و نصب جوائنٹ سکرٹری آل انڈیا شیعہ کانفرنس اس احقر کو ضرورت ہوئی کہ ناظرین اخبار و منتظرین حالات واقعہ مذکور کے مزید اطمینان کے لیے لکھنؤ مین حاضر ہو کر جملہ امور کی تحقیقات کرون جو یادداشت کہ مین نے اس سفر مین تیار کی ہی اسکی تصدیق و تکمیل اس وقت قابل اطمینان ہو سکتی ہے جب کہ قابل وثوق شہادت ملجائے ۔ لہذا گذارش ہے کہ واضح المطالب عبارت مین جواب سوالات ذیل عنایت فرما کر ممنون فرمائیے والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔

(۱) نواب فتح علیخان صاحب بہادر بالقابہ قزلباش سکرٹری آل انڈیا شیعہ کانفرنس نے تحریر علماء مورخہ ۳۰ جون کو قبول کیا یا نہین ۔

(۲) اگر قبول کیا تو اسکی اطلاع قوم کو دی یا نہین اور جوائنٹ سکرٹری کی جگہ مولوی سید احمد صاحب قبلہ کام کرتے ہین یا نہین ۔

(۳) اگر قبول نہین کیا تو کیا عذر پیش کیا ۔

(۴) اگر عذر پیش کیا تو جن حضرات کے دستخط اس تحریر پر تھے ان سب نے بالاتفاق اس عذر کو منظور کیا یا نہین ۔

(۵) اگر عذر منظور کیا تو کن وجوہ سے یا براے مصلحت واقع ہوا ۔

(۶) نواب قزلباش صاحب نے جوائنٹ سکرٹری نواب مولوی مہدیحسن کے بارے مین کوئی زبانی یا تحریری سفارش علماء کرام ادام اللہ فیوضہ سے آپ نے یا آپ سے دولت خانہ پر بُلاکر یا اُن حضرات کے گھرون پر جاکر کی یا نہین۔ اور وہ سفارش کن الفاظ مین تھی اور اس موقع پر کیا گفتگو فیما بین ہوئی جس قدر یاد ہو بےکم وکاست مفصل ارشاد ہو۔

(۷) مولوی سید احمد صاحب قبلہ کے جوائنٹ سکرٹری ہونیکی تحریک ۳ جون کے جلسہ مین کسنے کی تھی

آخر مین التماس ہے کہ بوجہ رازداری نے ہمارے تمام قومی کامون کو خاک مین ملا رکھا ہے بدظنی کی آگ بھڑک رہی ہے اور دنیائے شیعہ مضطرب و دست و پاچہ نظر آرہی ہے کب تک ان رازداریون کے چہرے سے نقاب اُلٹی جائیگی اور جو کام نہایت جوش و خروش و انہماک صادق کے ساتھ اس وقت تک چل رہے تھے اُنمین تعویق و تاخیر سے جو رسوائی غیر قومون مین ہو رہی ہے اُسکا انسداد کب تک نہ کیا جائیگا۔ خدارا خود غرضی و ذاتی مناقشات سے قطع نظر فرماکر سب حضرات قوم کی حالت زار کو سنبھالنے مین یک دل و یک زبان ہو جائیے اپنے قومی کالج اور اُسکے فوائد دینی و دنیوی کو پیش نظر رکھیے قومی کامون کے ضوابط و قواعد مروجہ کو نہ توڑیئے ورنہ یاد رہے کامیابی کبھی میسر نہ ہوگی۔

نوٹ۔ جواب مرحمت دفتر اخبار اتحاد کے پتہ سے جلد روانہ فرمائیے۔

احقر جواہر اڈیٹر "اتحاد"

جواب

ازجانب علم علام فرد فہام عمدۃ المتفقہین تاج المدققین صدر المحققین سلطان المتکلمین سرکار شریعت آثار حضرت مولانا المولوی السید ابوالحسن مدظلہ العالی مجتہد العصر ابن سلطان العلما جنت مکان مولانا السید ابراہیم طاب ثراہ۔

جناب اڈیٹر اتحاد زید مجدکم

بعد سلام مسنون واضح ہو کہ آپکے سوالات کے جواب سے مین معذور ہون۔ مجھے اُن امور کی بابت جو آپنے تحریر فرمائے ہین تحقیق نہین۔ ہان جو امور معلوم ہین وہ عرض کیے جاتے ہین جناب برادر سید احمد صاحب قبلہ وظائف جوائنٹ سکرٹری کو انجام نہین دیتے بلکہ مثل سابق جناب نواب مولوی السید مہدیحسن صاحب اُس جگہ پر ہین اور تحریک جناب برادر مولانا سید احمد صاحب قبلہ کے جوائنٹ سکرٹری ہونیکی جناب اخی العلام مولانا السید آقا حسن صاحب قبلہ نے فرمائی تھی۔

حررہ الاقل ابوالحسن النقوی بقلمہ

نوٹ- ہم نے جواب ہذا کو ناکافی سمجھکر جناب مجتہد صاحب قبلہ کی خدمت مین حسب ذیل
عریضہ پھر تحریر کیا -

ادام اللہ ظلکم العالی -

سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - جواب تحریر حقیر موصول ہوا - شکریہ قبول ہو لیکن سوال
نمبر ۶ کا جواب عنایت نہین ہوا ہے - غالباً جناب نے اُسکو فراموش فرما دیا لہذا دوبارہ
اُسکی نقل پیش کرکے ملتمس ہون کہ جواب عنایت فرمایا جاوے (سوال نمبر ۶) نوابصاحب
قزلباش نے جوائنٹ سکریٹری نواب سید مہدی حسن صاحب کے بارہمین کوئی زبانی یا
تحریری سفارش جناب والا سے اپنے دولتخانہ پر بلاکر یا کسی اور مقام پر کی یا نہین -
اور سفارش کن الفاظ مین تھی اور اُس موقع پر کیا گفتگو فیمابین ہوئی جس قدر یاد ہو
بے کم و کاست مفصل ارشاد ہو -

حقیر سید مجاہد حسین جوہر اڈیٹر اخبار اتحاد امروہہ

جواب

زاد مجدکم

علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - مجکو منشاے دستخط دریافت کرنے کے لیے
نواب فتح علی خانصاحب بہادر نے اپنے دولت سرا پر طلب کیا تھا - اور مین نے اولاً عذر
کیا تھا بعد اصرار تام مین نے وہ امر جو میرے دستخط کا واقعی منشاء تھا تحریر کردیا "یعنی
شکایات قوم متعلق جوائنٹ سکرٹری شیعہ کانفرنس کا ذکر سنکر جناب اخی مولانا السید احمد
صاحب قبلہ کے تقریر کی تائید کرنا" نوابصاحب نے سفارش بھی جوائنٹ سکریٹری نواب
مہدی حسن صاحب کی فرمائی تھی الفاظ سفارش یاد نہین -

پھر تقریباً دو دن کے بعد مجکو جناب شمس العلما مولانا السید ناصر حسین صاحب قبلہ کے
مکان پر بموجودگی مولوی سید مہدی حسن طلب فرماکر ارشاد کیا کہ نواب مہدی حسن صاحب
اپنی ہتک کا دعویٰ کرنے والے ہین آپ اپنے احباب کو اعلان کردین کہ اُن حضرات
کو جنھون نے یہ الفاظ لکھے ہین کہ "منشاء دستخط شکایت قوم تھی متعلق نواب مہدی حسن
صاحب لکایا بعد اس تحریر مرقوم ۳۰ جون کے کچھ مجکو اظہار منشاء دستخط مین نہین لکھا ہے -

اُن کو گواہی کی زحمت اُٹھانا پڑے گی - اور اُن سے سخت جرح ہو گی حاصل واقعہ یہ ہے اور زیادہ تفصیل مین بوجہ عدم فرصت وقتِ صوم نہین لکھ سکتا فقط

حررہ الاقل ابو الحسن النقوی بقلمہ

۲۵ - ماہ صیام ۱۳۳۴ھ

جواب

ازجانب علم علام فرد ہمام عمدۃ المتفقہین تاج المدققین صدر المحققین سلطان المتکلمین سرکار شریعت آثار حضرت مولانا المولوی السید ابو الحسن الرضوی مدظلہ العالی مجتہد العصر و الزمان -

دام مجدکم

بعد سلام محفوف باکرام مشہود خاطر عاطر ہو کہ بجواب آپ کی تحریر مورخہ ۲۶ - جولائی سنہ ۱۹۱۶ء جو کچھ یاد ہے وہ حسب ذیل ہے -

نمبر۱ - تحریر مورخہ ۳۰ جون پر ابھی تک عمل در آمد نہین ہوا -

نمبر۲ - جواب اول سے ظاہر ہے -

نمبر۳ - کوئی عذر ظاہر نہین کیا -

نمبر۴ - جواب نمبر ۳ سے ظاہر ہے -

نمبر۵ - جواب سوالات بالا سے ظاہر ہے -

نمبر۶ - جناب نواب فتح علی خانصاحب بہادر باتقابہ نے مجکو علیحدہ طلب فرماکر خواہش کی اور نیز دیگر معزز حضرات کے ذریعہ سے تحریک کرائی کہ مین اپنی تحریر مورخہ ۳۰ جون کو جو باتفاق کل علما دربارہ عزل و نصب جوائنٹ سکریٹری بھیجی گئی تھی منسوخ کر دون جسے مین نے منظور نہین کیا -

نمبر۷ - باتفاق کل علما مولانا سید احمد صاحب قبلہ کا تقرر ہوا -

والسلام خیر ختام

حررہ السید ابو الحسن الرضوی

۲۸ - جولائی سنہ ۱۹۱۶ء

جواب

از جانب علم علام فرد فہام عمدۃ المتفقہین تاج المدققین صدر المحققین سلطان المتکلمین کاشف شریعت آثار معین المعلی علامہ ہندی حضرت مولانا المولوی السید احمد صاحب مدظلہ العالی

جناب اڈیٹر صاحب اتحاد دام مجدہ

سلام مسنون الاسلام - مزاج شریف

آپکی تحریر مورخہ ۲۶ - جولائی ۱۹۱۶ء کے نسبت آپکے اصرار سے مجبور ہو کر عرض کرتا ہون کہ:-

نمبر ۱ - نواب صاحب قزلباش بالقابہ نے تحریر علما مورخہ ۳۰ جون ۱۹۱۶ء کو بظاہر قبول نہین کیا -

نمبر ۲ - اور نہ مین کام کرتا ہون اور نہ مجھسے کام کرنیکی خواہش کی گئی -

نمبر ۳ - نواب صاحب موصوف نے کسی عذر کا اعلان کیا -

نمبر ۴ - چونکہ بالا علان کوئی عذر پیش نہین ہوا لہذا اتفاق و غیر اتفاق کا جواب نہین دیا جا سکتا -

نمبر ۵ - سنا جاتا ہی کہ بعد اشاعت تحریر معنون بعنوان الحمد للہ بصیغہ راز کچھ کارروائیان عمل مین آئین لیکن وجوہ منظوری و عدم منظوری پر اب تک پردہ پڑا ہوا ہی -

نمبر ۶ - بعض ثقات سے معلوم ہوا کہ نواب صاحب بہادر موجودہ جوائنٹ سکریٹری صاحب کو اپنے مخفی مصالح سے جدا کرنا نہین چاہتے خود نواب موصوف کے دولت خانہ اور بعض حضرات علما کے کاشانہ پر مخفی صحبتین ہوا کین گفتگو کی تفصیل چند روز بعد آشکار ہو جائیگی نتیجہ ابتدا لکھا گیا -

نمبر ۷ - جناب مولوی آقا حسن صاحب قبلہ نے میرے تقرر کی تحریک کی تھی اور تمام علما نے بالاتفاق منظور کیا تھا خود مین نے اس تقرر کو اس شرط سے منظور کیا تھا کہ تمام علما میری مدد کرتے رہین - سب سے پہلے جناب مولوی سید ناصر حسین صاحب قبلہ نے مدد دہی کا نہایت صمیم قلب سے وعدہ فرمایا - دیگر علما نے انکی تاسی فرمائی - مین نے چاہا تھا کہ یہ وعدہ بھی حوالہ قلم کیا جاوے مگر مولانا سید ناصر حسین صاحب قبلہ نے فرمایا کہ ضرورت تحریر نہین ہی ہمنے جو کہدیا ہے وہی ہوگا والسلام -

السید احمد عفی عنہ بقلمہ

جواب

از جانب علم علام فرد فہام عمدۃ المتفقہین تاج المدققین صدر المحققین سلطان المتکلمین سرکار شریعت آثار حضرت مولانا المولوی السید احمد علی مدظلہ بن استاذ الکل افقہ الناس حجۃ الاسلام جناب مفتی محمد عباس شوستری علیہ الرحمہ ۔

والامناقب جناب سید مجاہد حسین صاحب مدیر جریدہ اتحاد زاد مجدہٗ

پس از سلام مسنون الاسلام مظہر مدعا ہون کہ جناب کی تحریر حامل بعض سوالات متعلق اُس تحریر کے جس پر انجمن یادگار علما کے جلسہ مین بنا بر عزل و نصب جوائنٹ سکرٹری شیعہ کانفرنس علماے کرام نے دستخط فرمائے تھے موصول ہوئی لیکن جو واقعات ہین اس وجہ سے مجھ پر مفصلاً منکشف نہین ہین کہ مجکو نہ تو نواب فتح علیخان بہادر بالقابہ نے طلب فرمایا اور نہ غریب خانہ پر تشریف لائے اور نہ مین اُن سے خود ہی ملاقی ہوا سوال نمبر ۲ کے جواب مین البتہ جو کچھ مجھے یاد ہے حوالہ قلم کرتا ہون ۔ ابتدا اخوی المعظم مولوی سید نجم الحسن صاحب قبلہ نے فرمائی تھی اور جناب شمس العلما مولوی سید ناصر حسین صاحب قبلہ بھی اس مشورہ مین شریک تھے ان دو بزرگوارون کے سوا اور کوئی علما مین سے اس مشورہ مین شریک نہ تھا گفتگو یتیم خانہ کی شکایات سے شروع ہوئی یتیم خانہ کی اضمحلالی صورت بھائی صاحب قبلہ نے بیان فرمائی ۔ اس کے بعد دیگر علما بھی متوجہ ہوے مخاطب جناب مولوی ابوالحسن صاحب قبلہ تھے کہ یتیم خانہ کے لیے کوئی سکرٹری معین ہونا چاہیے اور اس امر مین جناب موصوف سے استمداد کی گئی ۔ جناب مولانا موصوف نے ہر سہ علما موجودین مشہورین کے طرز عمل کی شکایت کرتے ہوئے اس معاملہ مین شرکت فرمانے سے انکار کیا ۔ اور جناب مولوی سید احمد صاحب قبلہ نے اُسکی تائید فرمائی یہانتک کہ کلام نائب سکرٹیری شیعہ کانفرنس مین ہوا ۔ ہر سہ علما موجودین موصوفین نے تبدیل نائب سکرٹیری کی ضرورت ظاہر فرما کے کوئی دوسرا قابل شخص اس عہدہ کا منظور کرنیوالا نہ مہیا ہونے کا عذر فرمایا ۔ کلام کو فی الجملہ طول ہوا یہان تک کہ جناب قدوۃ العلما مولوی سید آقا حسن صاحب نے مولوی سید احمد صاحب قبلہ سے استفسار فرمایا کہ آپ اس عہدہ کو قبول فرما سکتے ہین ۔ جناب موصوف نے جواب دیا کہ مجھے قومی کامون مین

پھر اسی ہونے مین بھی کوئی عذر نہین۔ تمام علمانے نہایت خوشی سے اس تقرر کو قبول فرما کے اپنے اپنے دستخط سے صفحۂ قرطاس کو مزین فرمایا۔ جناب موصوف نے یہ شرط بھی فرمائی تھی کہ حضرات علماے کرام بھی اگر میری مدد پر آمادہ رہین گے تو مین اس قومی کام کو اپنے ذمہ لونگا۔ جسپر سب سے پہلے مولانا سید ناصر حسین صاحب قبلہ نے اور اُن کی تائید مین سب حضرات نے وعدہ مدد دہی کا فرمایا بس اسی قدر حال مجکو یاد ہے اور اُس کی اطلاع آپ کو دیتا ہون۔ بعد کے حالات اگرچہ بہت کچھ ہون لیکن میرے پاس موثق وسیلہ نہین ہے کہ اُن کا تفحص کر کے تفصیل پر مطلع ہوتا اور نہ ایسے امور کی طرف توجہ کرنے کو طبیعت کا میلان ہے۔ اسی وجہ سے مین نہایت شکر گذار ہون کہ خدا نے ایک گوشہ الگ مرحمت فرمایا کہ اس قسم کے جلسات وغیرہ مین کم شرکت کی نوبت آئے اور خدا کرے کہ نہ آئے والسلام خیر ختام فقط

احمد علی ابن حجۃ الاسلام جناب مفتی صاحب قبلہ طاب ثراہ۔

مورخہ ۲۵- صیام ۱۳۳۴ھ از لکھنؤ متصل کاظمین ٹاپے والی گلی۔